بولیاں بولتے ہیں۔

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی
انہی کی محفل سجا رہا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی

اب جبکہ حکومت نے ۷۳ء کے آئین کی اصل صورت میں بحالی کا ارادہ کیا ہے تو اس کی آڑ میں مرزائیوں کی غیر مسلم اقلیت توہین رسالت بل حدود آرڈیننس اور دیگر اسلامی دفعات کو بیک جنبش قلم ختم کرنے کے لئے یہ لوگ پھر سے سرگرم عمل ہوئے ہیں۔ ہم حکومت اور پارلیمنٹ کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ ان ترمیمات کے ساتھ نہ چھیڑا جائے۔ اور نہ ان میں کسی طرح ردوبدل کی کوشش کی جائے ورنہ اس کے خلاف پھر قوم اور مسلمانان پاکستان کو تحریک اور احتجاج کی کال دی جائے گی۔ جس کا ظاہر ہے اندریں حالات حکومت متحمل نہیں ہوسکتی۔ مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے اس کے متعلق فیصل آباد میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''۷۳ء کے آئین کی بحالی اور ترمیم کی باتیں چل رہی ہیں مگر اس کی آڑ میں اگر آئین کے کسی بھی اسلامی ترمیم یا طے شدہ امور کو چھیڑا گیا یا انہیں حذف کرنے کی کوشش کی گئی تو اسے ہرگز ہرگز برداشت نہیں کیا جائیگا۔ اور پورا ملک ان دفعات کے تحفظ کیلئے اٹھ کھڑا ہوگا۔ آپ نے مزید کہا کہ ایل ایف او (L.F.O) کے ذریعہ صدر پرویز مشرف کے آمرانہ اور جمہوریت کش دفعات کو حذف کرنے کی ہم تائید کریں گے تاکہ انہیں ختم کیا جاسکے۔''

ایسی صورتحال اور ان حالات میں تمام مذہبی جماعتوں کا فریضہ بنتا ہے کہ وہ چوکنا رہیں کیونکہ یہ ایک انتہائی حساس اور ملک کے بنیادی اساس یعنی آئین کا معاملہ ہے اگر اس موقعہ پر معمولی کوتاہی سے کام لیا گیا تو یہ ملک کی بہت بڑی بدقسمتی ہوگی۔ ع یک لحظہ گر غافل شدم صد سالہ راہم دور شد

کراچی میں علماء کا قتل عام

اک خونچکاں کفن میں کروڑوں بناؤ ہیں
پڑتی ہے آنکھ تیرے شہیدوں پہ حور کی

کراچی کی سرزمین گزشتہ ایک عشرہ سے مسلسل علماء و مشائخ کے خونِ ناحق سے لالہ زار اور لہو رنگ ہے اور وقفے وقفے بعد اس میں مزید شدت پیدا ہورہی ہے، ابھی اہل ملت اسلامیہ اور مملکت پاکستان کے اہل درد اور اہل دل مسلمان شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختارؒ مولانا مفتی عبدالسمیعؒ، مولانا محمد